کرائے پر دیے ہوئے گھر کی وجہ سے حج فرض ہوگا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:HAB-0407 تاریخ:21-08-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے والد صاحب ریٹائر ہوئے، تو انہوں نے گریجویٹی میں ملنے والی رقم سے ایک گھر خریدا، ہمارا اپنا ایک گھر پہلے سے ہے جس میں ہم رہتے ہیں اور دوسرے گھر کو کرائے پر دے دیا تاکہ ریٹائرمنٹ کی وجہ سے آمدنی میں جو کمی آئی، وہ کسی حد تک پوری ہو سکے، میرے والد صاحب کو پِنشن ملتی ہے، لیکن وہ ہمارے اخراجات کو کافی نہیں ہوتی، اس کے ساتھ مکان کا کرایہ ملتا ہے، تو اخراجات پورے ہوتے ہیں، اس کے علاوہ میرے والد صاحب کے پاس کسی طرح کا کوئی مال موجود نہیں ہے، ایسی صورت میں ان پر کرائے پر دیئے ہوئے مکان کی وجہ سے حج فرض ہو گا؟ ہمارے ایک عزیز نے بتایا ہے کہ کرائے پر دیئے ہوئے گھر کی وجہ سے بھی حج فرض ہو جاتا ہے، کیا ان کی بات درست ہے؟ برائے کرم رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

بیان کردہ صورت میں آپ کے والد پر حج فرض نہیں ہے کہ حج کے فرض ہونے کے لیے ایک شرط یہ ہے کہ وہ شخص حاجت سے زائد اتنے مال کا مالک ہو جو حج کے لیے آنے جانے، وہاں کھانے پینے اور رہائش کے ضروری اخراجات، نیز اتنی مدت کے لیے اس کے اہل و عیال کے نان و نفقہ کے اخراجات کو کافی ہو، اور پوچھی گئی صورت میں آپ کے والد صاحب نے جو گھر کرائے پر دیا ہوا ہے، اس کی آمدن پر آپ لوگوں کا گزر بسر موقوف ہے، اس وجہ سے وہ مکان حاجت سے زائد شمار نہیں کیا جائے گا۔

آپ کے عزیز نے جو مسئلہ بتایا وہ اس صورت میں ہے، جبکہ کرائے پر دیئے ہوئے مکان کی آمدن پر گزر بسر موقوف نہ ہو، ایسی صورت میں وہ مکان ضرور حاجت سے زائد شمار ہو گا، اور اگر اس کی قیمت بیان کردہ اخراجات کے لیے کافی ہے، تو حج فرض ہو جائے گا حتی کہ اگر مکان کے بیچنے کے علاوہ حج پر جانے کی کوئی صورت نہ ہو، تو اب اس مکان کو بیچ کر حج پر جانا لازم ہو گا۔

حج کے وجوب کے لیے حاجت سے زائد مال کا ہونا شرط ہے، چنانچہ فتاوی رضویہ میں ہے:"مال جملہ حاجات سے فاضل آنے جانے کے قابل باتفاق فقہائے کرام شرط وجوب ہے کہ بے اس کے حج واجب ہی نہیں ہوتا۔" **(فتاوی رضویہ، جلد 01، صفحہ 699، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)**

حاجت کی وضاحت کے حوالے سے بہار شریعت میں ہے:"سفر خرچ کا مالک ہو اور سواری پر قادر ہو۔ سفر خرچ اور سواری پر قادر ہونے کے یہ معنیٰ ہیں کہ یہ چیزیں اُس کی حاجت سے فاضل ہوں یعنی مکان ولباس و خادم اور سواری کا جانور اور پیشہ کے اوزار اور خانہ داری کے سامان اور دَین سے اتنا زائد ہو کہ سواری پر مکہ معظمہ جائے اور وہاں سے سواری پر واپس آئے اور جانے سے واپسی تک عیال کا نفقہ اور مکان کی مرمت کے لیے کافی مال چھوڑ جائے۔"

(بہار شریعت ملتقطاً، جلد 1، حصہ 6، صفحہ 1040، 1039، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

کرائے پر دی ہوئی ایسی زمینیں جن کی آمدنی پر گزر بسر موقوف ہے، فقہاء نے ایسی زمینوں کی وجہ سے حج کو لازم قرار نہیں دیا جس سے واضح ہوتا ہے کہ اسے حاجت سے زائد شمار نہیں کیا گیا، چنانچہ "النتف فی الفتاوی "(جسے متن کی حیثیت حاصل ہے) میں ہے:"صاحب الضيعة، وتكون قيمة الضيعة مثل الزاد والراحلة أو أكثر إلا أنه يحتاج إلى غلتها أو يحتاج عياله فليس عليه الحج۔ ولو أن غلة بعض الضيعة تكفيه وعياله وقيمة بعض الباقي يكفيه عن الزاد والراحلة فإن عليه أن يحج "زمیندار کہ جس کی زمین کی قیمت حج کے زادِ راہ اور سواری جتنی یا اس سے زائد ہو، لیکن اسے یا اس کے عیال کو اس کی آمدن کی ضرورت ہے، تو اس پر حج لازم نہیں ہے، اور اگر بعض زمین کی آمدنی اسے اور اس کے عیال کو

کافی ہے، اوربقیہ زمین کی آمدنی زادِ راہ اور سواری کے لیے کافی ہے، تو اس پر حج لازم ہو گا۔

(النتف فی الفتاوی، صفحہ131، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

"بحر العمیق" میں ہے: "وفی القنية له ارض و عقار و كرم يستغلها او حوانيت يستغلها و يكفيه و عياله فی السنة غلة بعضها، وفی قيمة بقية البعض الآخر وفاء بما يحج لزمه الحج" **قنیہ میں ہے:** کسی کی مِلک میں زمین، عقار (غیر منقولی جائداد)، انگور کے باغ یا دکانیں ہوں، جنہیں اس نے کرائے پر دیا ہوا ہو، اور بعض زمین کی آمدن اس کے اور اس کے عیال کے اخراجات کو کافی ہے، اور بعض دوسری جائداد کی قیمت حج کے اخراجات کے لیے کافی ہے، تو اس پر حج لازم ہے۔

(البحر العمیق، جلد01، صفحہ385، مؤسسۃ الریان)

خزانۃ المفتیین، فتاوی ہندیہ، تتارخانیہ اور قاضی خان میں ہے، واللفظ لقاضی خان: "وإن كان صاحب ضيعة إن كان له من الضياع ما لو باع مقدار ما يكفي الزاد والراحلة ذاهبا وجائيا ونفقة عياله، وأولاده ويبقى له من الضيعة قدر ما يعيش بغلة الباقي يفترض عليه الحج، وإلا فلا" زمیندار جس کی کچھ زمینیں ایسی ہوں کہ جنہیں اگر وہ بیچ دے، تو اس کی قیمت حج کے زادِ راہ، آنے جانے کی سواری اور اس کے عیال و اولاد کے اخراجات کو کافی ہو گی، اور اس کے بعد بھی اس کی کچھ زمین ایسی رہ جائے گی، جس کی آمدنی سے وہ زندگی گزار سکتا ہے، تو اس پر حج فرض ہے، ورنہ نہیں۔

(الفتاوی الخانیہ، جلد01، صفحہ250، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــه

مفتی محمد قاسم عطاری

15صفر المظفر 1446ھ/21اگست2024ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے